امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے

افکار میں خداشناسی

ڈاکٹر سیدہ خورشید فاطمہ حسینی

حضرت آیت اللہ امام خمینی رضوان اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی زندگی کے جس پہلو پر نظر ڈالی جائے اس کے رموز ونکات عیاں ہوجاتے ہیں۔ آپ معرفت الٰہیہ میں اس طرح جذب ہوگئے کہ سراپا عشق بن گئے۔ تصوف میں چار منازل ہیں اور ان منزلوں کو طے کرنے سے کوئی شخص صوفی، درویش، عارف یا قلندر بن سکتا ہے۔ جن میں پہلی منزل شریعت، دوسری طریقت، تیسری حقیقت اور چوتھی معرفت الٰہیہ کی منزل ہے۔ لہٰذا ایک سچے عارف کی پہچان یہ ہے کہ اس کی ذات میں چار صفتیں بخوبی نظر آتی ہوں یعنی پابند شریعت ہو، پیغمبرؐ کے طریق پر صدق دل سے عمل کرتا ہو، حقیقت کا جاننے والا ہو یعنی خدا کی ربوبیت والوہیت کا نہ صرف قائل ہو بلکہ ذات باری تعالیٰ ہر وقت اس کے پیش نظر ہو اور ہمہ وقت عین الحقیقت پر یقین رکھتا ہو۔ علامہ اقبال کے لفظوں میں :

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تیری جبین نیاز میں

اور آخر میں منزل معرفت پر فائز ہو اور اگر انسان اس مقام پر پہونچ جاتا ہے تو وہ مقام معراج پالیتا ہے اور خدا کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ پھر وہ جو چاہتا ہے حاصل کرتا ہے کیونکہ خدا وعدہ کرتا ہے کہ جو میرا ذکر تا ہے میں اس کے ذکر کو بلند کرتا ہوں۔

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک سچا عارف وہ ہے کہ ”اللہ کی عظمت کا احساس اس کی نظروں میں کائنات کو حقیر وپست کردے“ سید علی ہجویری کے لفظوں میں عارف یا درویش

وہ ہے جو اپنی ذات کوفنا کر کے خدا کی ذات پر بقا حاصل کرتا ہے۔شبلی بیان کرتے ہیں کہ عارف یا درویش وہ ہے جو دونوں جہاں میں خدائے وحدہ لاشریک کے سوا کسی جانب نہ دیکھے۔ عارف علم کے تمام رموز ونکات سے واقف ہوا کرتا ہے۔خواجہ معین الدین چشتی نے عارف کی خوبیوں کو اپنی کتاب دلیل العارفین میں بیان کیا ہے۔

۱۔ عارف علم کے تمام رموز ونکات اسرار الٰہیہ سے واقف رہتا ہے۔

۲۔ وہ انوار الٰہیہ کے حقایق کو آشکار کرتا ہے

عرفان میں ایک ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ عارف ایک قدم بڑھا کر عرش سے حجاب عظمت اور حجاب عظمت سے حجاب اکبر تک پہونچ جاتا ہے اور دوسرے قدم میں واپس آجاتا ہے یہ تو ایک عارف کا کمترین درجہ ہے ایک عارف کامل کہاں تک پہونچ سکتا ہے وہ خدا بہتر جانتا ہے۔

امام خمینیؒ کی ذات بابرکات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ایک سچے عاشق اور حقیقی عارف میں جتنی خصوصیات ممکن ہیں ان کی ذات میں سب یکجا نظر آتی ہیں۔

ایک خدا کا تصور

امام خمینیؒ کو اس خدا پر یقین وبھروسہ تھا جسے اپنے ارادہ کن فیکون سے وحدت کو کثرت میں بدلا ہے وہ ذات والا صفات ہے جو وحدہ لاشریک ہے، حیات قہار ہے، جس میں تغیر نہیں، تکثر نہیں، زمان نہیں، مکان نہیں، اجزا نہیں، ترکیب نہیں، تحلیل نہیں۔ ایسا حق جس میں امکان کے نقائص کا گذر نہیں۔ وہ حق جس نے قلزم لا سے گوھر مکان پیدا کیا اورخود لامکان رہا۔

صراط مستقیم

جو لوگ معاد پر یقین رکھتے ہیں انہیں پلٹنے کے لیے کسی راستہ پر چلنا ہوگا اور جس

راستے پر وہ چلتے ہیں اس راستہ کا نام ہے صراط مستقیم انسان خدا سے دن میں پانچ مرتبہ دعا کر تا ہے اهدنا الصراط المستقيم بارالہا ! مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت فرما۔ یہ دعا صبح رسالت سے ہر مرشد نے کی ہر صوفی نے کی ہر مومن نے کی اور کرتے رہیں گے۔صراط مستقیم وہ راستہ ہے جس پر دشمن بیٹھا ہے قرآن نے تقریبا ۱۰۲ بار شیطان کا ذکر کیا ہے۔ اتنا ذکر نہ قرآن میں آدمؑ کا ہے نہ نوحؑ کا اور نہ ابراہیمؑ کا۔ خطرہ جس قدر زیادہ ہوتا ہے یاد دہانی اتنی زیادہ ہوتی ہے۔ کل ابلیس جب بارگاہ الٰہی سے نکالا گیا تو اس نے خدا سے گستاخی کرتے ہوئے کہا لامعدن كهم صراط المستقيم انسانوں کو بہکاؤں گا گردوپیش سے بہکاؤں گا۔ سامنے سے پیچھے سے۔ یہی پہچان ہے جہاں جہاں شیطان دکھائی دے وہاں وہاں سیدھا راستہ ہے۔ حدیث کہتی ہے کہ وقت قلوب الملائکہ علی البشر ۔ ملائکہ کے دل انسانوں کی بیکسی و بے بسی پر روئے۔ خطاب الٰہی ہوا تم کیوں رو رہے ہو؟ جواب دیا انسان کس قدر مجبور ہے کہ اس کو ہر طرف سے شیطان گھیرے ہوئے ہے۔ ارشاد وقدرت ہوا دو سمتوں کو ہم نے اپنے اختیار میں رکھا ہے فوق اور تحت ۔ایک سمت اوپر کی ہے اور ایک نیچے کی ہے کوئی دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لے اور سر سجدہ میں رکھ دے تو خدا اسے شیطان سے بچالے گا۔ جہاں سجدہ ہوگا اور جہاں دعا ومناجات ہوگی۔ وہاں شیطان کا غلبہ ممکن نہیں ہے۔وہاں سیدھا راستہ ہے امام خمینیؒ نے سورہ اعراف ۱۷ کی روشنی میں اپنی پوری زندگی کو قرآن کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی اپنے تمام بیانات خطابات ، وصیتوں اور کتابوں میں جس چیز پر زور دیا ہے وہ کردار سازی ہے اور وہ بھی قرآنی تعلیمات کے تحت۔

راہ مستقیم:

اهد نا الصراط المستقيم

ہر مقام پر وہ صراط مستقیم کی تعلیم دیتے ہیں۔

امام رضوان اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ راہ جس کا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے

تمام امور میں راہ اعتدال، اتحاد، اور راہ استقامت ہے۔

وان هذ صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فنتفرق بکم عن سبیله(سوره انعام ۱۵۳)

اور یہ قرآن راہ ہدایت مستقیم ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور دوسری راہوں کے پیچھے نہ جاو ورنہ انتشار اور پھوٹ کا شکار ہوجاؤ گے۔ صراط مستقیم وہ پل ہے جس کے ایک طرف طبیعت ایک طرف بہشت اور اس کا آخری مرتبہ لقاء اللہ(اللہ کی ملاقات) ہے وہ مقام جہاں انسان کے سوا کوئی نہیں جاسکتا۔ صراط مستقیم ایک ایسا راستہ ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تاریک ہے اور نور ہدایت چاہتا ہے ۔ اهد نا الصراط المستقیم(خداوندا ! ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرما)

تفسیر امام سورہ اقراء ص ۱۵۰و۱۵ آئین سعادت ص ۱۴۳ ترجمہ عبدالکریم شیرازی

ایک جگہ پر اپنے فرزند کو اسی صراط کی طرف متوجہ کراتے ہیں۔

تمام تعریفیں خداوند عالم ہی کے لئے ہیں۔ جس کے سوا نہ کوئی رحمٰن ہے نہ کوئی رحیم اور نہ اس کے سوا کسی کی عبادت کی جاسکتی ہے نہ اس کے علاوہ کسی سے استعانت کی جاسکتی ہے نہ اس کے سوا کسی کی حمد بجالائی جاسکتی ہے اور نہ اس کے سوا کوئی رب یا مربی کائنات ہے۔ وہی صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا ہے اور وہی ہادی ومرشد حقیقی ہے۔ اس کی ذات والا صفات سرچشمہ معرفت ہے۔ وہ اول بھی ہے اور آخر بھی ظاہر بھی اور باطن بھی۔

اے مرے لخت جگر؟

وہی وہ ذات ہے کہ ازل سے اب تک کے تمام معاملات کی زمام کار اس کے دست قدرت میں ہے وہی یکتا ہے وہی یگانہ اور بے نیاز ہے۔

اے مرے لخت جگر!

اپنے جیسی تہی دست معمولی اور حقیر مخلوقات سے نہ تو خوف رکھنا اور نہ انھیں امید

بھری نظر سے دیکھنا کیونکہ خدا کے علاوہ کسی سے حقیقی امید رکھنا ایک گونہ شرک اور اس کے علاوہ کسی سے ڈرنا ہے شیوہ کفر ہے۔

عرفان وآگہی حاصل کرنے اور اس کے مطابق زندگی گذارنے کا بہترین زمانہ عنفوان شباب سے ڈھلتی عمر تک ہے۔ کیونکہ عالم پیری میں انسان کے قویٰ مضمحل ہوجاتے ہیں چنانچہ انسان اپنے ایام شباب میں جن فکری ہواؤں اور ذہنی فضاؤں سے گزرتا ہے بڑھاپے میں اس کا انھیں کے اثرات اور انعکاسات سے واسطہ پڑتا ہے خواجہ عبد اللہ انصاری انسان کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ در طفلی بازی در جوانی مستی در پیری سستی پس خدا را کی پرستی۔

تمام انسان جس رنگ ونسل سے ہوں جس سرزمین سے ہوں سب کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ایک ہے اس کے سامنے سب ایک ہیں کسی کو ایک دوسرے پر تقویٰ اور پارسائی کے علاوہ فضیلت حاصل نہیں ۔ امام خمینیؒ ص ۱۳۹ آئین سعادت خدائے تعالیٰ ہمیں امام خمینی رحمۃ اللہ کے افکار کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقول

خدا ہمیں سیرت رسولؐ پر چلنے کی توفیق عطا کرے تاکہ ہم امام خمینیؒ کے مشن کو باقی رکھیں۔

بر در میکدہ و بتکدہ و مسجد و دیر
سجدہ آرم کہ تو شاید نظری بنمائی

❀❀❀❀